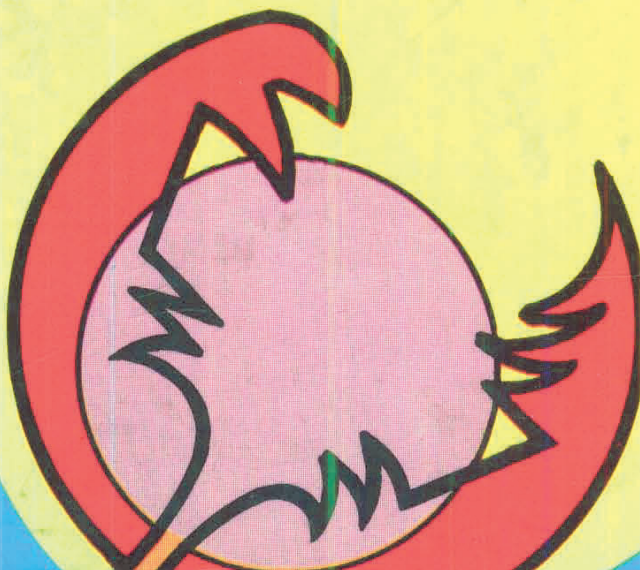
الادب المفرد

کتاب زندگی



حضرت امام بخاریؒ

نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی

کتابِ زندگی

اردو ترجمہ

الادب المفرد

اُن احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و آثارِ صحابہؓ کا بیش بہا مجموعہ
جو تمام تر شخصی اخلاق، خاندانی تعلقات، انسانی حقوق، معاشرے اور
قومی فرائض سے متعلق ہیں
یہ کتاب ایک مسلمان مرد یا عورت کی اخلاقی زندگی کے لئے وہ سرچشمۂ ہدایت
ہے جو خود ہادیٔ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال پر مشتمل
ہے، جسے دنیائے اسلام کے سب سے بڑے محدث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
نے جمع کرکے امتِ اسلامیہ کیلئے محفوظ کیا

از
حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
علامہ سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی

نفیس اکیڈمی
اسٹریچن روڈ۔ کراچی ۱ (پاکستان)

مالک نفیس اکیڈمی اسٹریچن روڈ کراچی
۹۹ ـ جے ماڈل ٹاؤن ـ لاہور

آفسٹ ایڈیشن

طبع دہم ـــــــ اپریل ۱۹۸۳ء
ضخامت ـــــــ ۳۶۸ صفحات
فون نمبر ـــــــ ۲۱۳۳۰۲

قیمت

مجلد معہ پلاسٹک کور ـــــــ روپے

طابع

نفیس اکیڈمی آفسٹ پرنٹرز

کراچی، فون ۲۳۳۶۲۲

بھی خیرخواہی کا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔

ابوبردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ غلام کے لئے دو اجر ہیں جب کہ اس نے اللہ کا حق عبادت یا فرمایا حسن عبادت اور اس آقا کا حق جس کا وہ غلام ہے، دونوں ادا کر دیئے۔

(۲۳) غلام چرواہا ہے (ذمہ دار) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص راعی (چرواہا یعنی ذمہ دار ہے) اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا حاکم جو لوگوں پر مقرر ہے راعی ہے اور اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ، اور ایک شخص اپنے گھر والوں کا راعی ہے اور اپنی رعیت کا جواب دہ اور کسی کا غلام راعی ہے اور اپنے آقا کے مال کا جواب دہ ہے۔ یاد رکھو، تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ غلام جب اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہے تو خدائے عزوجل کی اطاعت کرتا ہے اور جب نافرمانی کرتا ہے تو خدائے عزوجل کی نافرمانی کرتا ہے۔

(۲۴) غلام ہونے کو پسند کیا حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان جب اللہ کا اور اپنے آقا کا حق ادا کردے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔ ابوہریرہ نے کہا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوہریرہ کی جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ، حج اور اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک (کے اجر) نہ ہوتے، تو میں اسے پسند کرتا کہ غلام ہو کر مروں۔

(۲۵) غلام کو میرا بندہ نہ کہو حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ "میرا بندہ" "میری بندی" ساری امت اللہ کے بندے ہیں اور تمہاری عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں۔ میرا غلام، میری لونڈی، میرا چھوکرا، میری چھوکری کہا کرو۔

(۲۶) کیا "میرے آقا" کہے حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی میرا بندہ اور میری

بندگی ہرگز نہ کہے اور نہ غلام میرا پالن ہار اور میری پالن ہار کہے، چاہیئے کہ میرا چھوکرا اور میری چھوکری کہے اور میرا آقا اور میری آقا کہے۔ تم سب کے سب بندے ہو اور پروردگار اللہ عزوجل ہے۔

مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں بنی عامر کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ لوگوں نے حضورؐ سے عرض کیا، آپؐ ہمارے آقا ہیں۔ فرمایا۔ آقا تو اللہ ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپؐ ہم سے افضل ہیں۔ سب سے زیادہ بڑا مرتبہ رکھتے ہیں۔ فرمایا جو کہو سو کہو مگر شیطان تم میں گھسنے نہ پائے۔

(۲۷) آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے امانت دار راعی ہے اور جواب دہ ہے۔ ایک شخص اپنے گھر والوں کا راعی ہے اور جواب دہ۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں راعیہ ہے اور جواب دہ۔ یاد رکھو! تم میں سے ہر شخص راعی (ذمہ دار چرواہا) ہے اور اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے۔

حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم متعدد ہم سن نوجوان تھے۔ آپؐ کی خدمت میں بیس راتیں گزاریں۔ تو آپؐ نے یہ خیال فرمایا کہ اب ہمیں اپنی گھر والیاں یاد آرہی ہیں۔ آپؐ نے ہم سے پوچھا کہ گھر میں کس کس رشتہ دار کو چھوڑ آئے ہیں، ہم نے عرض کیا۔ آپؐ بڑے نرم دل اور بڑے رحیم تھے۔ فرمایا" اچھا اپنے اہل وعیال میں واپس جاؤ۔ ان کو تعلیم دو اور اچھی باتیں بتاؤ۔ جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ویسے ہی نماز پڑھا کرو۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی ایک آدمی اذان کہہ دیا کرے اور امامت وہ کرے جو سب سے بڑا ہو۔

(۲۸) عورت راعیہ (ذمہ دار) ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے